بقیع میں مزارات اہلبیتؑ واصحابؓ

عماد العلماء علامہ سید محمد رضی طاب ثراہ

مدینۂ طیبہ کے قبرستان کا نام جنت البقیع ہے ''بَقِیع'' کے لغوی معنی اس مقام کے ہیں جہاں مختلف قسم کے درختوں کی جڑیں پائی جاتی ہوں ۔ اس کا نام ''بَقِیعِ غَرْقَدْ'' بھی ہے۔'' غَرْقَد''ایک خاص درخت کا نام ہے جسے علامہ یاقوت حموی ''عَوْسَجْ'' کہتے ہیں اور دوسرے اہل تحقیق درخت ''غَضَا'' کی ایک قسم بتاتے ہیں ۔اسی درخت '' غَرْقَد'' کی مناسبت سے اس مقام کا نام ''بَقِیعِ غَرْقَد'' رکھ دیا گیا۔غرض یہ وہ جلیل القدر قبرستان ہے جہاں ہزاروں بزرگان دین مدفون ہیں ۔سیرت نگاروں نے بتایا ہے کہ اس میں تقریباً دس ہزار صحابۂ کرامؓ کی قبور ہیں ۔اس قبرستان کا طول ایک سو پچاس میٹر اور چوڑائی ایک سو میٹر ہے۔حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص طور پر اس قبرستان میں تشریف لاکر یہاں کے اہل قبور پر سلام فرماتے تھ ۔اس قبرستان میں جو اصحاب کرامؓ مدفون ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر کے نام معلوم نہ ہو سکے۔جن بزرگوں کے مزارات کا علم ہو سکا ہے ان کے دس مَشاہد ہیں ۔ان دس میں سے ایک مشہد حضرت عباسؓ بن عبد المطلبؓ عم سرور کائناتؐ کا ہے ۔اسی مشہد میں قول مشہور کی بناء پر حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی قبر مبارک ہے ۔اور حضرت امام حسنؑ، حضرت امام زین العابدینؑ، حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادق علیہم السلام کی قبور مطہرہ بھی اسی میں ہیں ۔ایک مشہد امہات المومنین جس میں حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اور حضرت میمونہؓ کے علاوہ تمام دیگر ازواج مطہرات سرور کائناتؐ کی قبور ہیں ۔حضرت خدیجہ کی قبر مکہ کے قبرستان ''معلاۃ'' میں ہے اور حضرت میمونہ کی قبر مکہ سے قریب چند میل کے فاصلہ پر مقام ''سَرِف'' میں ہے ۔ان دس مشاہد میں سے ایک مشہد حضرت عثمانؓ بن عفان کا ہے جو بقیع کے شرقی حصہ میں ہے ۔ایک مشہد حضرت سرور کائناتؐ کے فرزند حضرت ابراہیم کا ہے جس میں سات صحابہ کرامؓ مدفون ہیں ۔اسی مشہد میں بعض کے نزدیک حضرت فاطمہ بنت اسد والدۂ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی قبر بھی ہے ۔ایک مشہد حضرت عقیل بن ابی طالب کا ہے جس میں اولاد حضرت عبد المطلبؓ کی بعض شخصیتیں مدفون ہیں ۔ان ہی میں حضرت عبد اللہؓ بن جعفر بن ابی طالبؓ بھی ہیں

حضرت عقیلؓ کی قبر کے متعلق راویوں میں اختلاف بھی پایا جاتا ہے کہ وہ بقیع ہی میں ہے یا کسی دوسری جگہ پر ہے۔ایک مشہد حضرت فاطمہ بنت اسد کی طرف منسوب ہے اور کچھ لوگوں کے نزدیک آپ یہیں دفن ہیں مگر بعض کہتے ہیں کہ دراصل یہ مشہد ان کا نہیں بلکہ مشہور صحابی رسول حضرت سعدؓ بن مُعاذ کا ہے ۔ایک مشہد حضرت صفیہؓ بنت عبد المطلب کا ہے جو حضور انور کی پھوپھی تھیں ۔ اکابر فقہاءؒ و علماءؒ کی بھی اس جلیل القدر قبرستان میں قبریں ہیں ۔امام مالکؒ بھی یہیں مدفون ہیں ۔ اصحاب کرامؓ میں حضرت عثمانؓ بن مظعون ، حضرت عبد اللہؓ بن مسعود، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص اور حضرت ابو سعیدؓ خُدری جیسی جلیل ہستیاں بھی یہیں مدفون ہیں ۔اس قبرستان میں سب سے پیشتر حضرت عثمانؓ بن مظعون مشہور صحابی اور

حضورؐ کے دودھ شریک بھائی دفن ہوئے۔ جن کی وفات غزوۂ بدر کے بعد ہوئی تھی۔ ان کی قبر یہاں سب سے پہلی قبر تھی اس کے بعد دوسری قبر حضورؐ کے فرزند حضرت ابراہیمؑ کی بنی تھی اور پھر بعد میں دوسرے لوگوں کے دفن ہونے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

طبقات ابن سعد اور دوسری کتابوں میں لکھا ہے کہ حضورؐ انور نے اس خطہ زمین کو اپنے اصحابؓ واہل بیتؑ کے لیئے خود منتخب فرمایا تھا جس کے پہلے مدفون حضرت عثمانؓ بن مظعون ہوئے۔ یہ بڑے عابد وزاہد صحابی تھے اور حضور ان سے بیحد محبت فرماتے تھے ان کی وفات کے بعد آنحضرتؐ نے ان کے چہرے سے چادر ہٹا کر ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تھا اور گریہ فرمایا اور فرماتے تھے کہ ابن مظعون ہمارے بہترین سلف ہیں۔ انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ ان کی زندگی میں ان کے ایک فرزند کا انتقال ہو گیا تھا جس کے غم میں انہوں نے ترک دنیا کا ارادہ کر لیا اور اپنے گھر کے ایک گوشہ میں دن رات عبادت کرنے لگے۔ جب حضورؐ کو خبر ہوئی تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا (اے ابن مظعون) اللہ نے ہمیں رہبانیت یعنی ترک دنیا کی اجازت نہیں دی ہے۔ ہماری رہبانیت راہ حق میں سعی وکوشش اور جہد وعمل کا نام ہے یعنی یہ کہ ہم مصائب پر صبر وتحمل سے کام لیں اور اپنے فرائض زندگی میں فرق نہ آنے دیں۔

غرض قبرستان بقیع وہ جنت ارضی اور خطۂ نورانی ہے،

ع۔ جس کے ہر ذرہ میں پنہاں ہیں ہزاروں آفتاب

بقیہ امام جعفر صادق علیہ السلام اور۔۔۔۔۔۔۔۔

بعد میں منصور کا حاجب ہو گیا اور بے پناہ خدمتوں کے عوض بالآخر منصب وزارت پر فائز ہو گیا جس وقت منصور مرا ہے اگر یہ ربیع نہ ہوتا تو خلافت منصور کے خاندان سے باہر چلی گئی ہوتی اور شاید اس کے چچاؤں کا خلافت پر قبضہ ہو جاتا۔ یہ ربیع ہی تھا جو مرتے وقت منصور کے سرہانے موجود تھا اور اس نے منصور کے بیٹے مہدی کے حق میں جعلی وصیت پیش کر دی اور مہدی کو تخت خلافت پر بٹھا دیا۔ فضل بن ربیع جو بعد میں ہارون اور امین کے دربار میں وزارت پر فائز ہوا، اسی ربیع کا بیٹا تھا۔ یہ خاندان ان خاندانوں میں سے ہے جو بنی عباس کی نمک خواری و وفاداری میں کافی مشہور ہے ان کے دلوں میں اہلبیت علیہم السلام کے تئیں کسی طرح کی ارادت ومحبت نہیں پائی جاتی اور جو کچھ ربیع نے امام صادق علیہ السلام کے سلسلہ میں کہا ہے سراسر جھوٹ اور جعل ہے اور ان تمام کوششوں کے پس پشت اس کا مقصد صرف اتنا تھا کہ موجودہ اسلامی معاشرہ کو یہ باور کرایا جائے کہ حضرت عیسیٰؑ جیسی شخصیت بھی منصور کے سامنے عاجزی اور تذلل کا اظہار کر چکی ہے تا کہ دوسرے افراد اپنی حیثیت کے بارہ میں خود ہی فیصلہ کر لیں۔

منصور اور امام صادق علیہ السلام کے تعلقات انتہائی کشیدہ تھے جو ۱۴۸ھ میں امام کی شہادت پر منتہی ہوتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

* بلاشبہ یہ قرآن ہدایت کا منارہ اور اندھیرے کا چراغ ہے۔ چاہیئے کہ طالب حق آنکھوں کو کھولے اور اس طرح سے چشم ونظر کو نورانی کرے۔ صاحبان بصیرت کے لیئے غور وفکر، حیات افروز ہے بالکل اس طرح جیسے اندھیروں میں روشنی راہ گیر کے لیئے ضروری ہوتی ہے۔